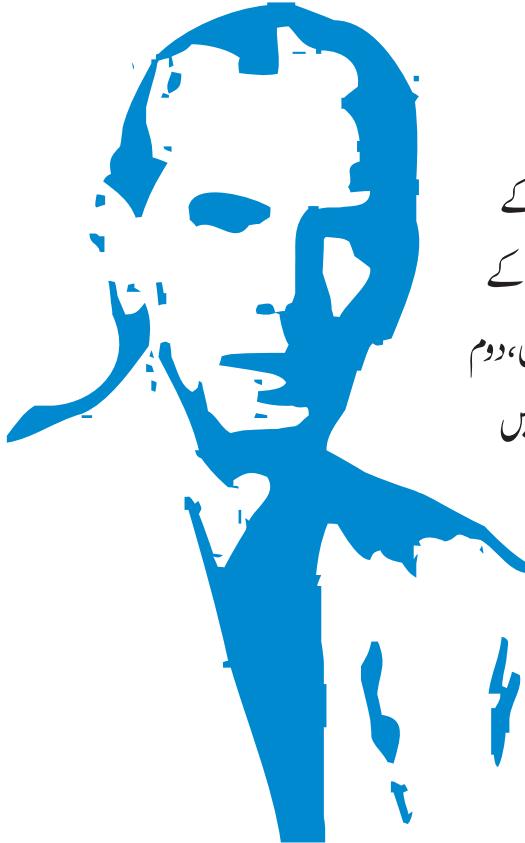


قائدِ اعظم کے گیارہ اگست کے خطاب میں کیا خاص بات ہے؟

از: سُنیل ملک / پیغمبر جیکب



اہم نکات:

"اگر آپ ماضی فراموش کریں اور تنازعات و باہمی اختلافات کو بھلا کر اشتراک کے جذبے سے کام کریں تو قطع نظر کہ آپ کا تعلق کس برادری سے ہے، ماضی میں آپ کے باہمی تعلقات کیسے تھے، آپ کا رنگ، نسل یا عقیدہ کیا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اول، دوم اور آخر اس ریاست کا شہری ہے۔ آپ کے حقوق، استحقاق اور فرائض مساوی ہیں۔ ہمیں تعاون اور اشتراک کے جذبے سے کام کرنا شروع کر دینا چاہیے اور پھر کچھ عرصے کے بعد اکثریتی اور اقلیتی برادریوں میں دوریاں ختم ہو جائیں گی۔"

"ملکت پاکستان میں آپ آزاد ہیں۔ اپنے مندروں میں جائیں، اپنی مساجد میں جائیں یا کسی اور عبادت گاہ میں۔ آپ کا تعلق کسی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو، کاروبار ریاست کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔"

"ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ ملک کی ابتداء کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ملکت کے کیساں شہری ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں مساوی شہریت کے آدرس کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور آپ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ہندو، ہندو رہے گا، نہ مسلمان، مسلمان۔ نہ ہبی لحاظ سے نہیں، کیونکہ مذہب ہر شہری کا ذاتی معاملہ ہے، بلکہ سیاسی اعتبار سے، ملکت پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے۔"

اس دن کی کیا اہمیت ہے؟

بانی پاکستان محمد علی جناح کا بھیت گورنر جنرل 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کو پاکستان کی جمہوری اساس، مساوی شہری حقوق، رواداری اور مذہبی آزادی کا منشور کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔ اس تقریر میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ مذہبی اقلیتوں کے ساتھ کوئی امتیازی برداونہیں کیا جائے گا جس کے پیش نظر شہباز ٹکینٹ بھٹی (شہید) کی تحریک پر 2009ء میں وزیر اعظم پاکستان، سید یوسف رضا گیلانی نے 11 اگست کو قومی یوم اقلیت کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔

اب یہ دن اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے ہر سال عوامی اور سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے۔ صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کی جانب سے خصوصی پیغامات جاری کیے جاتے ہیں جن میں مذہبی اقلیتوں کی پاک وطن میں تعلیم، صحت، دفاع کے میدان اور دیگر سماجی خدمات کے کاموں میں کردار کو سراہا اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھانے کا اعادہ کیا جاتا ہے۔

قومی یوم اقلیت منانا اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے ثابت پیش رفت ہے۔ کیونکہ گزشتہ دہائیوں میں قومی بیانیہ اور مباحثت کے اندر مذہبی اقلیتوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ مثلاً ابھی تک درسی گذشتہ میں مفروضہ یہ ہے کہ ملک پاکستان صرف اکثریت مذہب کے ماننے والوں کے لیے بنائے ہے۔ درسی گذشتہ میں مذہبی اقلیتوں کے تحریک پاکستان اور تعمیر پاکستان میں کردار کو قابل قدر جگہ نہیں دی جاتی۔ نیتیجتاً مذہبی منافر ت پھیلانے والے عناصر کو کھلی چھوٹ ملائی اور مذہبی اقلیتوں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مگر اس اعلان کے بعد اقلیتوں کے حقوق اور کردار سے متعلق منعقد کردہ سرگرمیوں کا ذرائع ابلاغ میں تذکرہ آنے لگا ہے نیز یہ وی چینز پر اقلیتوں کی مشکلات سے متعلق مباحثے بھی ہونے لگے ہیں جو کہ ایک خوش گوار تبدیلی ہے۔

- ◆ لیکن سوال یہ ہے کہ آیا قائد اعظم کے خطاب میں بیان کردہ اصول و اقدار کے لیے کیا ایک دن منانا کافی ہے؟
- ◆ کیا مملکت بانی پاکستان کی امنگوں کی ترجمان بن گئی ہے؟
- ◆ کیا پاکستان میں قائد اعظم کے بجائے گئے نصب اعین پر عمل کیا جا رہا ہے؟
- ◆ قائد اعظم کے خطاب سے مزید کیا رہنمائی لی جاسکتی ہے کہ پاکستان کے انتظامی، سیاسی، معاشرتی و دیگر بحرانوں سے نبرداہ مہونے کی بھیت قوم صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکے؟

” حکومت کا اولین فرض امن و امان قائم کرنا ہے تا کہ عوام کی زندگی، جائیداد اور اُن کے مذہبی عقائد کو مکمل تحفظ حاصل ہو۔“
قائد اعظم کے خطاب سے اقتباس

گزشتہ چند برسوں میں شاید ہی قائد اعظم کی کسی دوسری تقریر کا تذکرہ اتنے تواتر سے کیا گیا ہو جتنا 11 اگست 1947 کی تقریر کا ہوا۔ کیونکہ اس خطاب میں قائد اعظم نے اکثریت و اقلیتوں کے مساوی حقوق، بقاء باہمی اور مذہبی آزادی کے اصول پیش کئے۔

ملک کو انتہا پسندی اور بدعنوی جیسے سگین مسائل کا سامنا ہے جن کی قائد اعظم نے 11 اگست کی تقریر میں وارنگ دی تھی۔ ان مسائل کے حل کے لیے قائد اعظم کی تقریر سے رہنمائی لی جائے تو بیان کردہ اصولوں پر عمل کر کے ملک کو خوشحالی اور امن کی راہ پر گامزد کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لیے ریاست پاکستان کا نظام مساوات اور انصاف پر استوار کرنا اور بلا امتیاز شہریوں کے حقوق کے تحفظ اور رفاقت کو یقینی بنانا ضروری ہے۔

قائد اعظم پاکستان کو جمہوری ریاست بنانا چاہتے تھے جو انصاف، مساوات اور غیر جانبداری کے اصولوں پر قائم ہو۔ (تحقیقی جوئی، پنجاب یونیورسٹی، ساؤ تھہ ایشیان سٹڈیز، 2015)۔

قائد اعظم ایسے ملک کی تشکیل چاہتے تھے جو معاشرتی برائیوں مثلاً اقرباً پروری، بدنوامی، رشوت، بد دینتی اور بیک مینگ سے پاک ہوا و جہاں امن و امان، حقوق کی مساوات اور مذہبی آزادی کا تحفظ ہو۔

”میں ہمیشہ کسی قسم کے تعصب، بد نیتی، اقرباً پروری اور جانبداری کے بغیر انصاف کے اصولوں پر چلوں گا۔ انصاف اور مکمل غیر جانبداری میرا رہنا اصول ہو گا۔“

قائد اعظم کے خطاب سے اقتباس

قائد اعظم کی رحلت کے بعد پاکستان میں ان کے افکار، جن پر عمل کر کے ہم ایک عظیم قوم بن سکتے تھے، انہیں پذیرائی نہیں ملی۔ 11 اگست کے نصب العین کو منزل بنانے کے لئے عملی طور پر اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں مذہب، عقیدے اور علاقے کی بنیاد پر نفرت پروان چڑھی۔ (تحقیقی مقالہ، سرگودھا یونیورسٹی، گلوبل جوئی، 2013)

بعد میں آنے والی حکومتوں نے قائد کے فرمان کو نظر انداز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آئینی و قانونی دستاویزات میں اس تقریر کے متن کا کہیں حوالہ موجود ہے اور نہ ہی کوئی اقتباس درج ہے۔ اس کے عکس قراردادِ مقاصد کو آئین ساز اسمبلی نے اقلیتی اراکین کی مخالفت کے باوجود 12 مارچ 1949 کو پاس کیا جو قائد اعظم کے فرمودات سے متصادم ہے۔ اکثریت کے مذہب کو فوقيت اور ریاست کو مذہبی شناخت دینا قراردادِ مقاصد کے دو ایسے پہلو ہیں جو حقوق اور جمہوریت کے اصولوں کی نفی کرتے ہیں۔ پاکستان میں تین دسائیں 1956، 1962 اور 1973 میں متعارف کروائے گئے۔ تینوں دسائیں میں رہنمائی کے لیے قراردادِ مقاصد کو باقی پاکستان کے 11 اگست 1947 کے خطاب کے متن پر ترجیح دیتے ہوئے تمہید کے طور پر شامل کیا گیا۔ (پیٹر جیکب: ”ہمیں قومی یومِ اقلیت کیوں منانا چاہیئے“، ایکسپریس ٹریپیون، 2016)

اٹھارویں آئینی ترمیم کی تیاری کے وقت سیاسی جماعتوں اور رسول سوسائٹی تنظیموں نے پارلیمانی کمیٹی برائے آئینی اصلاحات کو تجویز دی کہ قائد اعظم کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کو آئین پاکستان کا حصہ بنادیا جائے، مگر اس تجویز کو اکثریت ارکان کی حمایت نہ مل سکی۔

قائد اعظم نے غالب ہندو اکثریت کی اجارہ داری کے خلاف مسلم اکثریت کے علاقوں میں خود مختاری کا مطالبہ کیا مگر پاکستان کے سیاسی نظام اور اقلیتوں کے مساوی مقام کے حوالے سے قائد کے ذہن میں ایک واضح تصور موجود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے سے تین روز قبل دستور ساز اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہی ایک اقلیتی نمائندے جو گندرنا تھے منڈل کو اس اسمبلی کا صدر مقرر کرنے سے ہوا تھا۔ یہ قدم ظاہر کرتا ہے کہ قائد کے ذہن میں مذہبی اقلیتوں اور اقلیتی نمائندوں کے لیے یکساں عزت و احترام تھا۔ (احمد سعید: پاکستان اور اقلیتیں، 2000)

قائد اعظم کا یہ خطاب جہاں پاکستانی شہریت کے بنیادی اصول وضع کرتا ہے، وہیں قائد کی پاکستان کے لیے پالیسی اور وژن کو بھی واضح کر دیتا ہے۔ قائد نے واشگراف الفاظ میں بیان کیا کہ پاکستانی شہریوں کے ساتھ کسی بھی شناخت کو بنیاد بنا کر اتنا نہیں بر تاجاۓ گا بلکہ تمام شہری خواہ اکثریت ہوں یا اقلیت، برابر کے رُتبے اور حقوق کے حامل ہوں گے۔ قائد نے یہ بھی واضح کیا کہ عقیدہ شہریوں کا ذاتی معاملہ ہے لہذا ریاست پاکستان شہریوں کے عقیدے میں مداخلت نہیں کرے گی بلکہ تمام شہریوں کی مذہبی آزادی کو قیمتی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کرے گی۔

قائد اعظم کے آدرس اور کوئی جامہ کیسے پہنایا جا سکتا ہے؟

پاکستان جمہوری جدوجہد کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا لہذا قائد اعظم پاک وطن میں ایسا نظام حکومت چاہتے تھے جس کی بنیاد حقوق کی مساوات اور شہریوں کے درمیان ہم آہنگ پر ہو۔ پاکستان کے بہتر مستقبل اور استحکام کے لیے قائد اعظم کے جمہوریت، وفاق اور اقلیتوں سے متعلق خیالات کو عملی جامہ پہنایا جائے تو جمہوری و روشن خیال پاکستان کی تشکیل نو ممکن ہے۔ اس کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔

قائد اعظم کی 11 اگست 1947 کی تقریر کو آئین پاکستان میں شامل کیا جائے۔

قائد اعظم کے مساوی حقوق کے آدرس کی روشنی میں پاکستان کے سیاسی و ریاستی ڈھانچے مخصوص آئین پاکستان میں اصلاحات متعارف کروائی جائیں جو ریاستی نظام اور معاشرے میں ہر قسم کی اونچ نیچے کے سلوک کو جرم قرار دے۔

قومی تعلیمی پالیسی، تعلیمی نظام اور درسی گتب میں عقیدے کی بنیاد پر تفریق، تعصبات اور امتیازات کا خاتمه کیا جائے، مخصوصاً نفرت انگلیزی پر مبنی مواد کو خارج کیا جائے۔

مساوی شہری حقوق کی فراہمی، مذہبی منافرت اور مذہبی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے سرکاری پالیسیوں کا ازسرنو جائزہ لیا جائے۔ اقلیتوں کی قومی زندگی اور دھارے میں موثر نمائندگی کے لیے ان کی مذہبی، اسلامی، نسلی اور قومی شناختوں کو تسلیم کر کے مساوی سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی حقوق کے تحفظ و نفاذ کے لیے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں کوئی کو موثر بنا نے کے لیے اس پالیسی کا ازسرنو جائزہ لیا جائے اور عمل درآمد کے لیے ایک ادارہ تشکیل دیا جائے۔

مذہبی اقلیتوں کے لیے منصب فنڈ کے استعمال میں شفافیت اور جوابدہی کے لیے نظام وضع کیا جائے۔

کرچن میرج بل کو انسانی حقوق کے معیارات کے مطابق بنایا اور جلد از جلد پاس کیا جائے۔

سپریم کورٹ کے اقلیتوں کے حقوق سے متعلق احکامات (19 جون 2014) پر عمل درآمد نہ کرنے والے سرکاری اداروں کو تعییل کا پابند کیا جائے۔

مندرجہ بالا عدالتی حکم کے مطابق ایک با اختیار قومی کمیشن برائے اقلیت کی تشکیل عمل میں لائی جائے۔

اسی عدالتی حکم کے مطابق مذہبی رواداری کے فروغ کے لیے پالیسی اور لائچ عمل تشکیل دیا جائے۔

چونکہ بانی پاکستان کا فرمان ہے کہ اگر پاکستانی شہری تعاون اور اشتراک کے جذبے سے کام کریں تو اکثریت اور اقلیت میں دوریاں ختم ہو جائیں گی۔ لہذا قائد اعظم کے افکار و نظریات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آئیے تمام پاکستانی عہد کریں کہ ہم بلا امتیاز رنگ نسل، مذہب و ملت پاک وطن کو بہترین معاشرہ بنانے کی جدوجہد میں کردار ادا کرتے رہیں گے۔ کیونکہ ہمارا سفر جانب منزل رواں ہے۔

اس پیغام کو اپنے دوستوں سے share کیجئے اور آپ اپنی رائے کا اظہار اس ای میل پر کر سکتے ہیں pj@csjpak.org



ادارہ برائے سماجی انصاف

E-58، گلی نمبر 8، آفیسرز کالونی، والٹن روڈ، کینٹ لاہور